The Absolute Reality

www.quran4u.com

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ

وہ دن جب ہوں گے انسان بکھرے پتنگوں کی مانند اور ہوں گے پہاڑ دھنکی ہوئی رنگین اون کی مانند۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عماد الدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جوناگڑھی

التَّكَاثُرُ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْقَارِعَةُ (١)

کھڑکھڑا دینے والی

مَا الْقَارِعَةُ (٢)

کیا ہے وہ کھڑکھڑانے والی

وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ (٣)

تجھے کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑانے والی کیا ہے

يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ (٤)

جس دن انسان پراگندہ پروانوں کی طرح ہو جائیں گے

قیامت کھڑ کھڑا دینے والی ہے:

قارعہ بھی قیامت کا نام ہے۔

اسکی بڑائی اور ہولناکی کے بیان کے لیے سوال ہوتا ہے کہ وہ کیا چیز ہے؟ اسکا علم بغیر میرے بتائے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا ہے۔ پھر خود بتلاتا ہے کہ اس دن لوگ منتشر اور پراگندہ حیران و پریشان ادھر اُدھر گھوم رہے ہوں گے جس طرح پروانے ہوتے ہیں جیسے اور جگہ فرمایا ہے:

كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ (54:7)

گویا وہ ٹڈیاں ہیں پھیلی ہوئیں۔

وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ (٥)

اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پہاڑوں کا یہ حال ہوگا کہ وہ دھنی ہوئی اون کی طرح ادھر اُدھر اڑتے نظر آئیں گے۔

فَأَمَّا مَن ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ (٦)

پھر جس کا پلہ بھاری ہوگا

فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ (٧)

وہ تو خاطر خواہ آرام کی زندگی میں ہوگا

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ (٨)

اور جس کی تول ہلکی ہوگی

فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ (٩)

اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس دن ہر نیک و بد کا انجام ظاہر ہو جائے گا' نیکوں کی بزرگی اور بروں کی اہانت کھل جائے گی' جنکی نیکیاں وزن میں برائیوں سے بڑھ گئیں وہ عیش و آرام کی جنت میں بسر کرے گا' اور جنکی بدیاں نیکیوں پر چھا گئیں بھلائیوں کا پلڑا ہلکا ہوگا وہ جہنمی ہو جائے گا' وہ منہ کے بل اوندھا جہنم میں گرا دیا جائے گا۔

ام سے مراد دماغ ہے یعنی سر کے بل ھاویہ ہو جائے گا'

اور یہ بھی معنے ہیں کہ فرشتے جہنم میں اس کے سر پر عذابوں کی بارش برسائیں گے

اور یہ بھی مطلب ہے کہ اسکا اصلی ٹھکانا وہ جگہ ہے جہاں اسکے لیے قرارگاہ مقرر کیا گیا ہے وہ جہنم ہے۔

وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ (١٠)

تجھے کون بتائے کہ وہ کیا ہے؟

ھاویہ جہنم کا نام ہے اسی لیے اسکی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں نہیں معلوم کہ ھاویہ کیا ہے؟ اب میں بتاتا ہوں کہ وہ شعلے مارتی بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔

حضرت اشعث بن عبداللہؒ فرماتے ہیں کہ مومن کی موت کے بعد اسکی روح کو ایمانداروں کی روح کی طرف لے جاتے ہیں اور فرشتے ان سے کہتے ہیں کہ اپنے بھائی کی دلجوئی اور تسکین کرو یہ دنیا کے رنج و غم میں مبتلا تھا' اب وہ نیک روحیں اس سے پوچھتی ہیں کہ فلاں کا کیا حال ہے؟ وہ کہتا ہے کہ وہ تو مر چکا' کیا تمہارے پاس نہیں آیا؟ تو یہ سمجھ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پھونکوا سے وہ تو اپنی ماں ھاویہ میں پہنچا۔

نَارٌ حَامِيَةٌ (١١)

وہ تیز و تند آگ ہے۔

آگ جھلسا دینے والی:

اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وہ سخت تیز حرارت والی آگ ہے' بڑے شعلے مارنے والی جھلسا دینے والی۔

رسول اللہؐ فرماتے ہیں تمہاری یہ آگ تو اسکا سترواں حصہ ہے۔لوگوں نے کہا حضرت: ہلاکت کو تو یہ کافی ہے

آپؐ نے فرمایا ہاں لیکن آتش دوزخ تو اس سے انہتر حصے تیز ہے۔

صحیح بخاری میں یہ حدیث ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ ہر ہر حصہ اس آگ جیسا ہے۔

مسند احمد میں بھی یہ روایت موجود ہے۔

ترمذی اور ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ جہنم کی آگ ایک ہزار سال تک جلائی گئی تو سرخ ہوگئی پھر ایک ہزار سال تک جلائی گئی تو سفید ہوگئی' پھر ایک ہزار سال تک جلائی گئی تو سیاہ ہوگئی' پس اب وہ سخت سیاہ اور بالکل اندھیرے والی ہے۔

مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ سب سے ہلکے عذاب والا جہنمی وہ ہے جسکے پیروں میں آگ کی دو جوتیاں ہوں گی جن سے اسکا دماغ کھدبدیاں لے رہا ہوگا۔

بخاری اور مسلم میں ہے کہ آگ نے اپنے رب سے شکایت کی کہ اے اللہ: میرا ایک حصہ دوسرے کو کھائے جا رہا ہے تو
پروردگار نے اسے دو سانس لینے کی اجازت دی' ایک جاڑے میں ایک گرمی میں' پس سخت جاڑا جو تم پاتے ہو یہ اسکا سرد
سانس ہے اور سخت گرمی جو پڑتی ہے یہ اسکے گرم سانس کا اثر ہے۔

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com